عورتوں کو مسجد سے روکنا

غلام اللہ عباسی آزاد کشمیر

دنیا کے قانون کے مطابق اور اسلام کے مطابق جب بھی کوئی انسان اس دنیا میں آتا ہے تو اس کا پہلا گھر اس کے باپ کا ہوتا ہے اور اس کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ ماں انسان کیلئے ایک مدرسے کی مانند ہے۔ جس طرح مدرسے یا سکول سے ایک طالب علم اپنے استاد سے علم سیکھتا ہے اور پھر اس کو پھیلاتا ہے' اسی طرح ماں کی گود انسان کیلئے درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اب یہاں پر ہر آدمی بخوبی جانتا ہے کہ کسی بھی درسگاہ کے پڑھانے والے استاد اگر نالائق ہوں یا ان پڑھ وہاں سے طالب علم کیا فائدہ اٹھائیں گے' سب جانتے ہیں کہ ایسے ادارے میں بچوں کا وقت ضائع ہوگا۔ لہٰذا سب کسی اچھے مدرسے میں ان کو داخل کروائیں گے۔ پڑھے لکھے استادوں کو تلاش کیا جائے گا۔ مگر جو موضوع آج میں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' اس میں بڑی عجیب سی کہانی ہے۔ میرا موضوع یہ ہے کہ ''عورت کو مسجد سے دور رہنا یا عورت کو مسجد سے دور رکھنا''۔ یہ اسلام کے خلاف ایک بڑی سازش ہے۔ اب آپ سمجھیں کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے تو آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں۔

محترم جناب قارئین کرام!

جیسا کہ آپ جان گئے ہیں' کہ ہر مرد اور عورت کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پہلی'' درسگاہ سے طالب علم کو تعلیم اچھی ملتی' مگر یہاں کی استاد صاحبہ خود نہیں پڑھی ہوئی' اب جہاں استاد ہی ان پڑھ ہوں گے' وہاں پر طالب علموں کا کیا حال ہوگا؟ پہلی درسگاہ کی استاد صاحبہ ان پڑھ کیوں ہوتی ہیں؟ قارئین کرام! آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا میں کوئی پیدا ہوتے ہی عالم فاضل نہیں بنتا' اسکے لئے کچھ نہ کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ جیسا کہ کوئی آدمی کسی فیکٹری میں کام کرتا ہے' دن بھر محنت کرتا ہے اور اپنی بیوی اور بچوں کو حلال کی روزی کھلاتا ہے۔ مگر اتنی مشقت کے باوجود یہ مرد کبھی کبھی جمعہ پڑھنے اور نماز پڑھنے مسجد میں جاتا ہے' وہاں سے کبھی نماز کی فضیلت کے بارے میں رمضان کے روزوں اور زندگی کے بہت سے مسائل یہ مرد فیکٹری میں کام کرتے ہوئے بھی سیکھ لیتا ہے' مگر ہماری پہلی درسگاہ کی معلّمہ انتہائی ان پڑھ ہونے کی وجہ سے اولاد کو کوئی تعلیم نہیں دے سکتی' کیونکہ وہ خود کچھ بھی نہیں جانتی۔

قارئینِ کرام! آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ عورت زیادہ تر ان پڑھ جاہل کیوں ہوتی ہے۔ اس کی سب سے اہم ترین بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ عورت کیلئے مسجد میں آنا بلکہ آج کل عورت کو روکا جاتا ہے' کہ عورت مسجد میں نہ جانی چاہئے' حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے میں عورت مسجد میں آ کر نماز پڑھتی تھی۔ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ مرد پہلی صف میں کھڑے ہوں' یہ افضل ہے اور عورتیں آخری صف میں کھڑی ہوں' یہ افضل ہے۔ اب ظاہر ہے دورِ نبوت کے وقت عورت مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے آتی تھیں۔ اب ظاہر ہے کہ جب عورت مسجد میں آئے گی تو وہاں درس قرآن اور حدیث کی باتیں ہونگی۔ امام سلام پھیرنے کے بعد کچھ نہ کچھ تعلیم اور تربیت کرے گا تو اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے' جو وہاں موجود ہوں گے۔ اگر عورت مسجد میں آئے گی ہی نہیں' تو وہ مسائل سیکھے گی کیسے؟ اگر عورت کے پاس کچھ دینی معلومات نہیں ہونگی' مثلاً نماز' روزہ' والدین کے حقوق' اولاد کے حقوق' پڑوسی کے حقوق وغیرہ' تو وہ عورت عمل کیسے کرے گی؟ اگر ہماری ماں' بیٹی' بہن آج مسجد میں آئے گی' نماز پڑھے گی' وہاں پر جو پروگرام ہوں گے قرآن و حدیث کے تو وہ سنے گی اس کو معلومات حاصل ہونگی۔ علم آنے کے بعد خود عمل کرے گی' اس کو دیکھ کر اس کی اولاد پر بھی اثر پڑے گا' قرآن پڑھے گی' اس کے بچے بھی قرآن پڑھیں گے' جو بھی نیک کام کرے گی' اولاد اپنی ماں کو دیکھ کر اسی طرح عمل کرے گی۔ ماں اگر اچھے اعمال کرے گی' تو اولاد بھی اچھے اعمال کرے گی' کیونکہ مسجد میں آ کر انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ خوف خدا پیدا ہوتا ہے' کیونکہ وہاں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ سورۃ انفال میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''بیشک مومن لوگ وہ ہوتے ہیں' جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے' تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں۔ جب اس کی آیتیں ان پر تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے' وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (سورۃ انفال آیت نمبر 2)''

اس آیت کو مدنظر رکھ کر معلوم یہ ہوتا ہے کہ جو آدمی بھی قرآن پڑھتا ہے اور سنتا ہے اس کے دل میں ایمان کی کیفیت بڑھتی ہے' دل نرم ہو جاتا ہے' خوف خدا پیدا ہوتا ہے' اور آپ جانتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی تعلیم و تربیت مسجد میں ہی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں اگر عورتیں نماز جمعہ پڑھنے کیلئے مسجد میں آئیں' نماز عیدین پڑھنے کیلئے عیدگاہ میں جائیں اور کبھی کبھار جو مسجد میں پروگرام ہوتے ہیں' یہی پروگرام سن لیں' تو زندگی کے اکثر مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں' کہ آپ کے گھر میں علم آئے' عورت کو مسجد کا راستہ دکھانا ہوگا' قرآن حدیث کی تعلیم دینی ہوگی۔ ورنہ حالات ایسے آ جائیں گے' تیرے گھر میں ہی بے حیائی عام ہو جائے گی۔ مثلاً ہمارے معاشرے میں کچھ عورتیں آپ کو اہلِ علم کہلاتی ہیں' بڑی بڑی ڈگریاں ان کے پاس موجود ہوتی ہیں' ان کے علم کا حساب اس بات سے لگایا جاتا ہے' بال کٹوا کر ننگے سر باہر جانا' شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنا' ایسا لباس پہننا جس میں جسم کا اکثر حصہ نظر آتا' یہ ہے حالت پڑھی لکھی اور ماڈرن عورتوں کی۔ ان کے ان اعمال کی وجہ سے ہمارا پورا معاشرہ دن بدن برائی کی زد میں آتا جا رہا ہے اور اگر یہی حالات رہے تو معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا۔ کہ والدین بوڑھے ہونگے' دھکے دے کر گھر سے باہر نکال

بقیہ صفحہ 39 پر